هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار
قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ - معاونین - عام چندہ - ششماہی - بیرون ہند [illegible]
قیمت فی پرچہ ۱/ - پرنٹر: رشید احمد خاں احمدی

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

[illegible] Ferozepore City

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش مطابق ۶ فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۶ ماہ تبلیغ۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق کراچی سے اطلاع ملی ہے۔ جو کہ ۲ فروری کی ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) ہفتہ زیر اشاعت میں باران رحمت کا خوب نزول ہوتا رہا ہے۔ اور آج بھی مطلع ابر آلود ہے۔ اس وقت تک مفید بارش ہوئی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔

اطلاع: - احمدی کیلنڈر جو اس پرچہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اسکی زائد کاپیاں بھی چھپوائی ہیں تاکہ ہر ایک احمدی کے پاس یہ پہنچ جائے۔ اور وہ آئندہ اسکے مطابق ماہ و سال کا التزام رکھیں۔ فی کاپی دو پیسہ۔ مگر دس کاپیاں منگوانے پر محصولڈاک کا فائدہ رہیگا۔ دس کیلنڈروں پر صرف تین پیسہ محصولڈاک ہوگا۔ احباب جماعت داراسکو منگا کر ہر ایک خواندہ احمدی کو دیں۔ جس قدر کاپیاں منگوانی ہوں۔ بحساب دو پیسہ فی کاپی علاوہ محصولڈاک کے ڈاکخانہ کے ٹکٹ دو دو پیسہ والے بھیج کر منگوالیں۔ محصول ایک سے دس تک تین پیسہ ہوگا۔ بہت تھوڑی زائد کاپیاں باقی ہیں۔ جلد منگالیں۔

ایک دولہ کے نہ ہونے سے مگر سنسان ہے

کیا بتاؤں میرے بحرِ غم میں کیوں طوفان ہے
کشتیٔ دل کی تباہی کا یہ کیوں سامان ہے

وہ امیر البحر جو ان پانیوں کا خضر ہے
آجکل ساحل نشین بحر ہندوستان ہے

قادیاں میں گو برات عاشقاں کچھ کم نہیں
ایک دولہ کے نہ ہونے سے مگر سنسان ہے

میکدہ میں گو لگا رہتا ہے تانتا رات دن
لیکن اب ساقی نہیں تو میکدہ ویران ہے

گوہر افشاں رات دن رہتا ہے یاں ابر بہار
کشتِ زارِ دل ہماری پھر بھی تو ویران ہے

خوش ہو تو اے سندھ اور اے ساحل بحر عرب
تیرا مہماں آج کل محمود والا شان ہے

اے کراچی کی ہواؤ تم معطر کیوں نہ ہو
اک گل رعنا تمہارا ان دنوں مہمان ہے

قادیاں کے رہنے والوں کا بھی کہہ دینا سلام
اور کہہ دینا جدائی کی خلش ہر آن ہے

اے زمین سندھ تجھ پر رحمتیں ہوں تا ابد
میزباں دنیا کا تیری گھر میں خود مہمان ہے

ریگ میں تیرے ہے انوار الٰہی کی کشش
تیری سرسبزی آبادی کا یہ سامان ہے

منہ پہ آ کر رک نہیں سکتی ہے یہ ایمان کی
سب جہاں اپنا ہے گوہرؔ گر قوی ایمان ہے

(خانصاحب) ذوالفقار علی خاں گوہرؔ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین کے حضور تحریک جدید کے سلسلہ میں ایک مخلصانہ مکتوب

میاں مبارک احمد صاحب پنڈی چری سے لکھتے ہیں:-

شروع سال حضور پر نور نے جب تحریک جدید کا ارشاد فرمایا۔ تو حضور کے اس ادنیٰ خادم نے پانچ روپیہ اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ کی طرف سے وعدہ کیا۔ ایک ماہ کے بعد خاکسار کی اہلیہ وفات پاگئی۔ خاکسار کے پیشہ زرگری کا کاروبار بھی مدھم پڑ گیا۔ عاجز اس خیال میں رہا۔ آئندہ سال اکٹھا دوں گا۔ مگر تنگدستی نے مجبور کیا۔ پھر خیال کیا۔ کہ اگلے سال اکٹھا دونگا۔ اسی طرح چار سال گزر گئے۔ اور کچھ نہ دے سکا۔ جب پانچواں سال ختم ہوا۔ اور حضور کی طرف سے چھٹے سال کے وعدوں کا اعلان ہوا اور جمعہ میں سنایا گیا۔ تو بے اختیار میرے دل نے اور وجود نے اپنے اوپر ہزار ندامت کی۔ اور دل نے پختہ طور پر یہ عہد کیا۔ کہ اگر اب بھی میں اپنے آقا کے فرمان پر لبیک یا نہ ادا کروں۔ تو یقینی طور پر احمدی کہلانے کا مستحق نہیں۔ کیونکہ نفس نے دھوکا دیا۔ اور اسی وہم میں رہا۔ کہ آئندہ سال اکٹھا دونگا۔ مگر بوجھ بڑھتا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت عاجز نے پہلے سال کے دس۔ دوسرے کے گیارہ تیسرے سال کے بارہ چوتھے سال کے تیرہ اور پانچویں سال کے چودہ بذریعہ منی آرڈر ۲۰ جنوری کو ادا کر دیا۔ سال ششم کے پندرہ روپیہ کا وعدہ حضور قبول فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن جزا۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل دے۔ آمین۔ وہ جو گذشتہ سالوں کا بقایا رکھتے ہیں۔ وہ ۱۵ فروری ۱۹۴۰ء تک ادا کرنے کی جد و جہد کریں۔ اگر احباب مصمم ارادہ کرلیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے غیب سے سامان فرما دے گا۔ مگر پختہ ارادہ اور نیت کی ضرورت ہے۔ دوستوں کو یاد رہے۔ وعدے ۱۵ فروری تک پیش فرمادیں۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید میں اخلاص سے حصّہ لینے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ جنّت واجب کر دیتا ہے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام جو ایمانوں کو بڑھانے والا اور دلوں کو صاف کرنے والا ہے۔ ناظرین فاروق کے اس اخبار میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ہر احمدی جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو پڑھے۔ وہ غور کرے۔ کہ کیا اس نے تحریک جدید کے سال ششم کے جہادِ کبیر میں شمولیت اختیار کر لی ہے؟ اگر نہیں۔ تو سب سے پہلا یہ کام کرے۔ کہ ایک چٹھی پر اپنا وعدہ لکھ کر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش کرے۔ کیونکہ یہی وہ تحریک ہے۔ جس کے متعلق حضور فرما چکے ہیں۔

"یاد رکھو۔ تحریک جدید اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ مبارک ہیں وہ جو بڑھ بڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیگا۔ اور خدا تعالےٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور وہ ان کی اولادوں کا خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہیگا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہیگا"!

ایسی تحریک جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہو۔ اور جس میں حصہ لینے والوں کے لئے یہ انعام ہو۔ کہ ان کا نام تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور خاص مقام عزت حاصل کرنے والے ہیں۔ اس میں شامل ہونا ہر ایک احمدی کی دلی خواہش ہونی چاہیئے۔ اسی تحریک کے بارہ میں حضور نے فرمایا تھا۔ کہ

"میں سمجھتا ہوں۔ اگر ایک مرتے ہوئے انسان کے کانوں میں بھی یہ تحریک پہنچ جاتی۔ تو اسکی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا۔ کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا"۔

وہ تحریک جو انسان کو جنت واجب کر دے اس میں شامل ہونے کے لئے تو ہر ایک ایماندار تیار ہوتا ہے۔ پس کیا آپ نے اس میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کو یاد رہے۔ یہ وہ تحریک ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں کے دیئے جانے والی پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے۔ انہی دوستوں کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ ہے۔ کہ ان کی شاندار قربانیوں کی یاد "تاریخی یادگار" کے طور پر منارۃ المسیح کی طرح مرکزی لائبریری کے ہال میں نام کندہ کر کے رکھی جائے گی۔ اور ایک "کتاب" میں جو دس سالہ قربانیوں کے بعد مکمل کی جائے گی۔ ان پانچہزار سپاہیوں کے نام چھاپ دیئے جاویں گے۔ تا آنے والی نسلیں ان کے نام عزت سے لیں۔ اور ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں۔

پس مبارک اور بابرکت ایسی تحریک میں جو انسان کے نام کو ہمیشہ زندہ رکھنے والی۔ مثیل بدری صحابہ رضؓ بنانے والی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے والی ہے۔ شامل ہونا ہر ایک احمدی کی دلی خواہش ہونی چاہیئے۔ پس اگر آپ شامل نہیں ہوئے۔ تو اسکو پڑھ کر اپنا وعدہ حضور کے پیش کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق احباب و عہدہ داران جماعت کی ذمہ واری

الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ بفضلہ تعالےٰ خیر و خوبی سے انجام پا چکا ہے۔ احباب بچشم خود دیکھ چکے ہیں۔ کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ غیر معمولی طور پر گذشتہ سالوں کی نسبت بہت ہی با رونق تھا۔ اور پہلے سالوں کی نسبت احباب نے بہت زیادہ شمولیت کی۔ جس کے باعث لازمی طور پر اس دفعہ جلسہ سالانہ کا خرچ بہت زیادہ ہوا۔

اب اختتام جلسہ کے بعد اخراجات جلسہ کے حسابات بے باق کئے جا رہے ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے جس قدر رقم کا احباب اور جماعتوں سے بشرح پندرہ فی صدی مطالبہ کیا گیا تھا۔ وہ ابھی بہت سی جماعتوں نے پورا نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے مطلوبہ رقم پوری وصول نہ ہونے کے باعث اخراجات جلسہ بے باق کرنے میں دِقت پیدا ہو رہی ہے۔ اور یہ حسابات تب ہی بیباق ہو سکتے ہیں۔ جبکہ تمام احباب اور جماعتوں کے مطابق شرح مطلوبہ رقم پوری وصول ہو جائے۔

لہٰذا

احباب اور عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ مطابق شرح جلد سے جلد ۱۵ فروری سنہ ۴۰ء تک ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تا انجمن اخراجات جلسہ سالانہ ادا کر کے سبکدوشی حاصل کر سکے۔ والسلام۔ (ناظر بیت المال قادیان)

بقایا دار احباب مقامی جماعتوں میں نہ تو عہدہ دار ہی رہ سکتے ہیں اور نہ ہی مجلس مشاورت کے نمائندہ منتخب کئے جا سکتے ہیں

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ منعقدہ مجلس مشاورت ۳۶ء کے بموجب بقایا دار احباب نہ تو عہدہ دار ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی مجلس مشاورت کے نمائندہ مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا جماعتہائے مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ آئندہ مجلس مشاورت کے لئے کوئی ایسا نمائندہ منتخب نہ کریں۔ جو بقایا دار ہو۔ بقایا دار کی تعریف نظارت ہذا کی طرف سے یہ کی گئی ہے۔ کہ شہری جماعتوں کے احباب کا تین ماہ اور زمیندار جماعتوں کا چھ ماہ سے زائد بقایا ہو۔ نمائندگان مجلس مشاورت سنہ ۱۹۴۰ء کو سکرٹری مال جماعت مقامی کا سارٹیفکیٹ لانا ضروری ہوگا۔ کہ جو نمائندہ شمولیت کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ وہ بقایا دار نہیں۔ یا یہ کہ اس نے دفتر ہذا سے ادائیگی بقایا کے لئے مہلت حاصل کر لی ہے۔ اور اگر سکرٹری مال نمائندہ منتخب ہو کر آئے۔ تو اسے اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کا سارٹیفکیٹ ہمراہ لانا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال)

چندہ خاص کے متعلق عہدہ داران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کی ذمہ واری

صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے مجلس مشاورت سنہ ۱۹۳۸ء میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص کے ذریعہ تین سالوں میں وصول کیا جائے۔ چنانچہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت گذشتہ سال میں اس چندہ کی پوری رقم وصول نہیں ہو سکی۔ اور سنہ حال میں بھی اب تک صرف تقریباً تین ہزار اس چندہ کا وصول ہوا ہے۔

سال تمام میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے اس وصولی کی رفتار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت اس چندہ کے ادا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی ہے۔ اگر یہی حالت رہی۔ تو سال تمام تک مطلوبہ رقم کے کسی معقول حصہ کا پورا ہونا بھی بمشکل نظر آتا ہے۔ اس چندہ کی تحریک مشاورت کے فیصلہ کی بناء پر تھی۔ اس فیصلہ کا احترام اور اسکو عملی جامہ پہنانا جماعت کے ہر ایک فرد اور خصوصاً عہدہ داران جماعت اور نمائندگان مشاورت پر ضروری تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس چندہ کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔

لہٰذا

بذریعہ اس اعلان کے احباب اور عہدہ داران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کو ان کی ذمہ واری کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے تاکید کی جاتی ہے۔ کہ ۳۰ اپریل سنہ ۴۰ء سے قبل مطلوبہ رقم بشرح ۱۵ فی صدی ہر ایک شخص سے وصول کر کے بھجوا دی جائے۔ اگر کوئی فرد یا جماعت یکمشت ادا نہ کر سکتی ہو۔ تو اپنے ذمہ کا بقایا ۴۴ء

۴۳ء واجب الادا چندہ خاص تین قسطوں میں یعنی فروری۔ مارچ۔ اپریل میں ادا کر کے اس چندہ کو بے باق کیا جائے۔ یہ یاد رہے۔ پینتیس ہزار روپے کی رقم جب تک ہر ایک شخص سے ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فی صدی شرح سے...

... وصول نہ کی جائے گی۔ پوری نہ ہو سکے گی۔ اس لئے ہر ایک شخص سے پندرہ فی صدی شرح سے چندہ وصول کیا جائے۔ (ناظر بیت المال)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ھش مطابق ۷ فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۵

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھو الناصر

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ سال ششم کے وعدوں کے لکھوانے کی مدت قریب الاختتام ہے۔ یہ سال دس سالہ تحریک کے نصف آخر کا پہلا سال ہے۔ اسلئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور احباب کو چاہیئے۔ کہ اس وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے خاص توجہ سے نئے وعدے کرنے اور سابق وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:۔

۱۔ آپ لوگوں نے خلافت جوبلی کی تقریب مناکر اور احمدیہ جھنڈے کی تجویز کرکے خدمتِ اسلام کا ایک نیا عہد کیا ہے۔ جو آپ کے منہ نے کہا۔ آپ کا عمل اس کے مطابق۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہیئے +

۲۔ دنیا اسوقت ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہے۔ جسکے اسباب مادی ہیں۔ ایک مومن کو ان لوگوں کی قربانیوں کو دیکھکر غیرت میں آنا چاہیئے۔ اور ان سے بڑھ کر قربانیوں کا نمونہ دکھانا چاہیئے +

۳۔ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ آگے پڑتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس سے زیادہ وعدہ کرے۔ اور زیادہ عمدگی سے ادا کرے۔ اور جس نے پہلے وعدہ نہیں کیا۔ یا ادا نہیں کیا۔ اس کا ایمان تقاضا کرتا ہے۔ کہ وہ اب وعدہ کرے۔ یا پہلے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کرے +

۴۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لیکر اشاعتِ اسلام کی مستقل عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُس کے لئے دُنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے +

۵۔ ہماری اولادیں خدا انہیں نیک کرے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ ہمارے لئے بُری یادگار ہوں۔ لیکن یہ یادگار وہ ہے۔ کہ ہمیشہ ثواب اور عزت کا موجب ہوگی۔ اور بعید نہیں کہ اس یادگار کے طفیل اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو بھی نیک ہی رکھے +

۶۔ پس اے دوستو مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس اُمت پر یہ دن پھر نہ آئیں گے +

۷۔ آج خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ کل خدا جانے کیا حال ہوگا۔ پس ہمت کرو اور اس عظیم الشان تحریک میں ہمت سے بڑھ کر حصہ لے کر ثوابِ دارین حاصل کرو +

۸۔ یہ نہ انتظار کرو۔ کہ دوسرے آگے بڑھیں۔ تو قدم اٹھاؤ گے۔ اگر آپ کے عہدہ دار سست ہیں۔ تو خود ہی وعدہ لکھ کر بھجوا دیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ تاکہ دوسروں کے ثواب میں بھی حصہ دار ہو جائیں +

۹۔ تحریک جدید کے عہدہ داروں کو اپنی ذمہ واری کا احساس چاہیئے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی کے ایام میں سے ان چند ایام کو تو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کردیں +

۱۰۔ یاد رہے۔ کہ وعدہ لکھوانے کی آخری مدت ہندوستان کیلئے ۱۵ فروری ہے۔ اور وعدہ ڈاک میں ڈالنے کی آخری مدت ۱۶ فروری ہے +

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد ۳۰/۱/۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن!

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تازہ نشان

آج سے قریبًا پانچ سال قبل یعنی ۳۵ء کا ذکر ہے۔ کہ میں اپریل کے مہینہ میں گیارہ بجے کے قریب دریائے جہلم کے کنارے شہر جہلم کے پاس دریا کا منظر دیکھ رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ چند آدمی شہر سے باہر دریا کی طرف آ رہے ہیں۔ جب وہ قریب آئے۔ تو مجھ سے تھوڑی دور دریا کے کنارے پر کھڑے ہو کر آپس میں باتیں کرنے لگے۔ میں آہستہ آہستہ ان کے پاس چلا گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ مولوی احمد الدین صاحب لوہار جو کہ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں۔ اور فرقہ اہلحدیث کے عالم اور مناظر ہیں) چند نوجوانوں کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔ ان ایام میں اہلحدیث کا جلسہ شہر جہلم میں منایا جا رہا تھا۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی مناظرہ کے لئے اسی جلسہ میں موجود تھے۔ مولوی احمد الدین صاحب دریا کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ میں بڑی مدت کے بعد یہاں آیا ہوں۔ پھر ان کی گفتگو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر شروع ہو گئی۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام پڑھ کر ان پر تمسخرانہ لہجہ میں مذاق کرتے رہے۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے۔ کہ آپ ان نوجوانوں کو کہنے لگے۔ کہ مرزا صاحب کے بڑے بڑے عجیب الہام ہیں۔ جہاں جو چیز دکھائی دی۔ اسی کے متعلق آپ کو الہام ہو جاتا تھا۔ ایک ان کا یہ الہام ہے

"کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں"

اور پھر دیر تک اسی الہام کے متعلق ہنسی آمیز فقرات بول کر اپنے آپ کو اور اپنے حواریوں کو خوش کرتے رہے۔ اور کہنے لگے۔ بھلا کشتیاں کہاں اور کشتیاں کہاں۔ میں خود اس وقت اس الہام کا مطلب نہ سمجھتا تھا۔ اس لئے خاموش ہو رہا۔ مگر میرا دل یہ کہتا تھا۔ کہ یہ کلام ربانی ہے۔ اور ربانی کلام لغو نہیں ہو سکتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء کا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۶) الہام کے ظاہری الفاظ یہ بتاتے ہیں۔ کہ کشتیاں اس لئے چل رہی ہیں۔ تا آپس میں کشتیاں ہوں۔ یعنی مقابلہ ہو رہا ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں۔ کہ الہام ہونے کے وقت اور اس کے بعد ایک مدت تک کسی کو اس بات کا علم نہیں اور نہ ہی کسی احمدی نے اسکی یہ تشریح کی ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ اس الہام میں سمندری لڑائی کی طرف اشارہ ہے۔ مگر اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو مطالعہ کیا جائے۔ تو حضور کے کئی ایسے الہامات مل جاتے ہیں۔ جن کے بوقت نزول کوئی معنے سمجھ میں نہیں آئے مگر بعد میں جب وہ پورے ہو گئے۔ تو ان کے سمجھنے میں ذرا دقت پیش نہیں آتی۔ اور وہ ایسی صفائی سے ظہور میں آتے ہیں۔ کہ صرف شپرہ چشم لوگ ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ ورنہ دشمن تک اس کا دبی زبان سے اقرار کر لیا کرتے ہیں۔ مثلاً حضور ؑ کا یہ الہام "آہ نادر شاہ کہاں گیا؟" الہام ہونے کے وقت کون جانتا تھا۔ کہ نادر خاں نادر شاہ بن جائے گا۔ اور پھر اسی نادر شاہ کو ایسا حادثہ پیش آویگا۔ کہ دنیا کہہ اٹھیگی "آہ نادر شاہ کہاں گیا"۔ مگر جب یہ الہام پورا ہوا۔ تو جملہ حالات پیدا ہو گئے۔ حقیقت میں خدا کی طرف سے الہام کے ہونے کی پختہ دلیل بھی یہی ہے۔ کہ بوقت الہام دنیا جسکی عقل محدود ہوتی ہے۔ خیال میں نہیں لا سکتی۔ کہ یہ الہام کیونکر پورا ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں اگر کوئی نجومی ہو تو حالات کے مطابق ایسی بات کہتا ہے۔ جسکی توقع ہو سکتی ہے۔ یہ الہام "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" آج سے ۳۴ سال قبل شائع ہو چکا ہے آج کس صفائی سے پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ ۳۴ سال قبل غیب کی خبر دینا اور پھر ایسے وقت میں جبکہ ہر طرف امن ہی امن تھا۔ اور ایسے حالات کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ سوائے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسان کے اور کسی کا یہ کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ آج دنیا بھر کے سمندروں کا مشاہدہ کرنیوالے اور اخبارات کا مطالعہ کرنیوالے جانتے ہیں۔ کہ سمندروں میں ہر طرف جنگی جہاز اور جنگی کشتیاں ایک دوسرے کے ساتھ کشتی لڑ رہی ہیں۔ اور ہر کشتی دوسری کشتی کے ساتھ ایسی کشتی لڑ رہی ہے۔ کہ جب تک ع بے اختیار زبان پر یہ الہام جاری ہو جاتا ہے "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں"۔ اے میرے برادر مولوی احمد الدین اور اے متلاشیان حق! میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا چمکتا ہوا نشان موجود ہے۔ پس آنکھیں بند نہ کرو۔ اور اپنی غفلت اور سستی اور کینہ اور ذاتی عداوتوں کو ترک کر دو۔ دیکھو اسلام کا زندہ خدا اب بھی زندہ ہے۔ اور وہ تازہ بتازہ نشان دکھلا کر اسلام کی زندگی اور رسول کریم صلعم کی حیات ابدی ثابت کر رہا ہے۔ کوئی ہے جو آنکھیں کھولے؟ خاکسار محمد ذکاء اللہ خاں سمسانی کھوہی ضلع لاہور

نبوّت اور خلافت سے محرومی اچھی نہیں

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

آدم صفی اللہ سے لیکر سردار الانبیاء سرور کون و مکاں صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے درمیانی طویل زمانہ میں خدائے قدوس کے مختلف نبی قدوسیت کی چادر اوڑھے ہوئے دنیا والوں کی اصلاح و بہبودی کی خاطر اور انہیں اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک رب رحیم کے ساتھ رشتۂ محبت کو جوڑنے کے لئے مبعوث ہوئے۔

اور ان سب بزرگ و برتر ہستیوں کے آنے کی ایک ہی غرض اور مقصد تھا۔ یعنی روئے زمین پر بسنے والے مختلف الخیالات انسانوں کو ایک ہی لڑی میں منسلک کر دیا جائے۔ اور آپس کے انشقاق و اختلافات کو مٹا کر ایک ہی پلیٹ فارم پر لایا جائے۔

چنانچہ ان میں سے ہر مقدس وجود نے اس اہم مقصد و ذمہ واری کو کما حقہٗ سرانجام دیا۔ مگر ان سب سے اکمل واتم تبدیلی انسانی قلوب میں محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وجودِ پاک کی بدولت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ مقدس رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دنیا کی تمام قوموں کے لئے ایک نہایت ہی خوشکن اور روح پرور پیغام قرآن شریف کی صورت میں خدائے رب العزت کی طرف سے لایا۔ گویا کہ حضور انور صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ایک ایسے باغ کی سرزمین عرب میں بنیاد ڈالی۔ جس میں رنگا رنگ کے پھول ہاں دل و دماغ کو معطر کر دینے والے گلدستے رکھدئے۔ جس سے خدا کے اس مقدس رسول کے بعد آنے والے آدم کے فرزند قیامت تک لطف اندوز ہوں۔

خدائے عز و جل کی یہ عجیب حکمت ہے۔ کہ باوجود اس قدر خطرناک ہواؤں کے چلنے کے پھر بھی وہ باغ جسکی بنیاد محمد عربی صلعم کے مبارک ہاتھوں تیرہ سو برس قبل ڈالی گئی تھی۔ دنیا والوں کے دماغوں اور دلوں کو تر و تازگی بخش رہا ہے۔ اور باوجود دنیا میں اتنے تغیرات رونما ہونے کے محمدی باغ پہلے کی طرح ہی سرسبز دکھائی دے رہا ہے۔

مسیح موعودؑ اسی باغ کے گلوں کا ایک خوشنما تاج ہے۔ جسکی شان و شوکت کا اندازہ وہی انسان کر سکتا ہے۔ جنہے اسے اپنے قریب سے اپنی دوربین نگاہوں سے دیکھا ہو۔ یہ زمانہ جسے کتب آسمانی میں مسیح و دجال کے درمیان ایک زبردست جنگ کا زمانہ قرار دیا گیا ہے۔ نہایت ہی پُر ظلمت اور ایک خدا پرست انسان کے دل میں خون کو گرما دینے والا زمانہ ہی سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر اس تاریکی کے زمانہ میں قادیان کی پر انوار بستی کے سفید منارہ کے پاس سے غلام احمدؑ صداقت اور محمد عربی صلعم کی شانِ قدوسیت کے لباس میں جلوہ گر نہ ہوتا۔ تو دجال اور اسکی غلامی اختیار کئے ہوئے بدقسمت لوگ چمن محمدیت کو (نعوذ باللہ) پامال کر دیتے۔

اے سچائی کے طالبو اور خدا کی محبت کے پیاسو۔ تمہاری قسمت جاگ اٹھی۔ خوشی سے اچھلو۔ خدا کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیش کردہ مقدس تعلیم کی منادی چہار اطراف میں حضرت محمود کی اقتداء میں کرو۔ کیونکہ مسیح جس نے دجال اور اسکی ذریت کے ارادوں اور خواہشوں کو پامال کر دیا۔ یہ محمود اسی کا ہی پیارا اور موعود فرزند ہے۔ ہاں یہ وہی باغِ محمدیت کا مقدس اور خوشنما پھول ہے۔ جس کے قریب ہونے سے انسانی دماغ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ بھائیو اور بزرگو اگر تمہیں یاد نہیں رہا۔ تو میں تمہیں بتائے دیتا ہوں۔ کہ یہ میرا آقا وہی محمود ہے جس کے متعلق بروز محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے آج سے کئی برس قبل ان الفاظ میں اہلِ دنیا کو مژدہ سنایا تھا۔ ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اسکا انتظار

پس اللہ کے بندے اس کے مسیح پر ایمان لانے والے لوگ تو پہلے ہی سے اسکی پیروی میں میدانِ عمل میں دشمن کے مقابل سینہ سپر ہیں۔ مگر تمہیں جو اس پھول کی خوشبو سے محروم اور ظلمتکدوں میں اپنی ایڑیاں رگڑ رہے ہو۔ بھلائی کی بات کہتا ہوں۔ کہ اگر نجات چاہتے ہو۔ تو محمود کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ۔ اسی میں خیر ہے۔ تمہاری عاقبت سنور جائیگی۔ تمہارا پیدا کرنے والا خالق و مالک خدا تمپر اپنے فضلوں اور رحمتوں کے در کھولیگا۔ اور تمہیں نہایت محبت اور پیار سے اپنی آغوشِ شفقت میں لے لیگا۔ دیکھو دنیا چند روزہ ہے۔ اگر کوئی آج ہے۔ تو کل نہیں۔ تم جو دنیا کو ہی کچھ سمجھے بیٹھے ہو۔ تمہاری غلطی ہی نہیں۔ بلکہ شدید غلطی ہے۔ نبوت اور خلافت یہ دو ذریعے ہیں اپنے خالق کے ساتھ ملنے کے۔ تم میں سے جو اپنی بدقسمتی یا بدبختی کی وجہ سے محمود سے روٹھ کر منکرینِ خلافت یعنی امیرِ پیغام و شیخ مصری کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ اس تمہاری شمولیت نے

ہجری شمسی تقویم (کیلنڈر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منظور فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

تقویم ہجری شمسی کی ترتیب و تجویز

ہجری شمسی تقویم کے مرتب کرنے کے ساتھ تعلق رکھنے والے ضروری امور پر غور کرکے اس بارے میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے حضرت سیدنا و امامنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۹ء کے اوائل میں ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ اور اس کے چار ممبر معین فرمائے۔ حضرت سید محمد اسحاق صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان (صدر کمیٹی) حضرت صاحبزادہ حافظ میرزا ناصر احمد صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان۔ مولٰنا مولوی ابو العطاء صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ خاکسار محمد اسماعیل (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان) اور ارشاد فرمایا۔ کہ اس کیلنڈر کا ڈھانچہ تیار کرکے پیش کیا جائے۔ اور اس میں دوسرے مروجہ شمسی کیلنڈروں کی نسبت مروجہ عیسوی کیلنڈر کو مقدم طور پر سامنے رکھا جائے۔ (جو در حقیقت عیسوی کیلنڈر نہیں۔ بلکہ رومی کیلنڈر ہے۔ جسے عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ سے ۵۲۷ سال بعد صرف اس قدر تبدیلی کے ساتھ کرسچین کیلنڈر بنا لیا۔ کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے قبل کے سالوں کے اعداد اس میں سے کم کر دئیے۔ اور بس) لیکن چونکہ اس کے کئی ایک مہینوں کے نام مشرکانہ ہیں۔ اس لئے مہینوں کے نام کوئی اور تجویز کئے جائیں۔ جو مناسب اور موزوں ہوں۔ اور عیسوی کیلنڈر کی اصلاح کے لئے جو تبدیلی اس میں عیسائیوں نے کی ہے۔ جس کے ماتحت اس کیلنڈر کو اب چلایا جا رہا ہے۔ اسے مجوزہ کیلنڈر میں شروع سے ہی ملحوظ رکھا جائے۔

چونکہ اس کمیٹی کے ارکان کو معلوم تھا۔ کہ خاکسار راقم ایک قمری تقویم تیار کر رہا ہے۔ اس لئے کمیٹی نے قرار دیا۔ کہ ہجری شمسی تقویم کا ڈھانچہ بھی خاکسار ہی تجویز کرے۔ اور اسے کمیٹی کے سامنے پیش کرے۔ چنانچہ میں نے اس کا ایک خاکہ مرتب کرکے کمیٹی کے آگے پیش کیا۔ اور کمیٹی نے اس کے ساتھ اپنی رائے شامل کرکے اسے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے اس کے متعلق تمام ممبران کی آراء سنکر حسب ذیل فیصلہ فرمایا:۔

ہجری شمسی سال کا آغاز اور اس کے دنوں کی اس کے مہینوں پر تقسیم

مروجہ عیسوی کیلنڈر کا کوئی نیا سال جس روز سے شروع ہوگا۔ اُسی روز سے ہجری شمسی سال کا آغاز شمار ہوگا۔ اور سال کے دنوں کی تقسیم بھی مہینوں پر مروجہ عیسوی کیلنڈر کی طرح ہی ہوگی۔ اور لیپ کے سال بھی وہی شمار ہوں گے۔ جو مروجہ عیسوی کیلنڈر میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور پہلے ہجری شمسی سال کا آغاز بھی ۶۲۲ء کے آغاز کے وقت سے ہی محسوب ہوگا۔ لیکن چونکہ عیسوی کیلنڈر کے سابقہ طریق شمار میں غلطی سے ہر صدی میں لیپ کے ۲۵ سال گنے جاتے تھے۔ اور ساتویں صدی عیسوی کے آغاز کے وقت تک اس غلطی کی وجہ سے تین دن زائد شمار ہو چکے تھے۔ اس لئے ۱ سنہ ہش (ہجری شمسی) کے آغاز کے دن کی عیسوی تاریخ یکم جنوری ۶۲۲ء نہیں۔ بلکہ ۲۹ دسمبر ۶۲۱ء محسوب ہوگی۔ اور چونکہ اس کے بعد بھی ۱۵۸۲ء تک یہ غلط طریق شمار برابر جاری رہا۔ اس لئے یہ فرق بڑھتا چلا گیا۔ اور سولھویں صدی عیسوی میں دس دن تک پہنچ گیا۔ اور ۱۵۸۲ء میں آکر اس غلطی کی اصلاح کی طرف توجہ کی گئی۔ مگر وہ بھی بیک وقت نہیں۔ بلکہ مختلف ممالک میں ۱۵۸۲ء سے لے کر قریباً ساڑھے تین سو سال کے لمبے عرصہ میں مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے اس کی اصلاح کی گئی۔ حتّٰی کہ بعض اقوام نے اب بیسویں صدی میں آکر اس اصلاح کا اجراء کیا ہے۔ جبکہ یہ فرق تیرہ دن تک پہنچ چکا تھا۔ ہاں اب چونکہ اس فرق کا ازالہ کیا جا چکا ہے۔ اسلئے مروجہ عیسوی کیلنڈر کے کسی سال اور کسی مہینہ کے آغاز کے دن میں اور اس کے مقابل کے ہجری شمسی سال اور مہینہ کے آغاز کے دن میں اب کوئی فرق نہیں ہوگا۔ اور ۱۳۱۹ ہش کے آغاز کا دن وہی محسوب ہوگا۔ جو ۱۹۴۰ء کے آغاز کا دن تھا۔

ہجری شمسی مہینوں کے نام

ہجری شمسی سنہ کے مہینوں کے نام حضور نے حسب ذیل منظور فرمائے ہیں:۔

(۱) ماہ صلح۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ایک رؤیا کی بنا پر تین ہزار صحابہ رضوان اللہ علیہم کی معیت میں عمرہ کیلئے بیت اللہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ مگر کفار قریش مزاحم ہوئے اسلئے حدیبیہ کے مقام پر آپ کو رکنا پڑا۔ لیکن اس موقع پر ان لوگوں کے ساتھ آپ کا ایک صلح کا معاہدہ ہو گیا۔ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے فتح مبین رکھا ہے۔ اس صلح کے نتیجہ میں لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ گویا دریا کا بند ٹوٹ گیا۔

(۲) ماہ تبلیغ۔ بمقابل فروری۔ اس مہینہ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بادشاہوں کی طرف تبلیغی خطوط ارسال فرمائے۔ اور انہیں اسلام کی دعوت پہنچائی۔

(۳) ماہ امان۔ بمقابل مارچ۔ اس مہینہ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اعلان فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تمہاری جانوں۔ تمہارے مالوں اور تمہاری عزت و آبرو کو ویسی ہی حرمت بخشی ہے۔ جیسی کہ اس نے حج کے دن کو۔ حج کے مہینہ کو اور حج کے مقام مکہ معظمہ کو حرمت عطا کی ہے۔

(۴) ماہ شہادت۔ بمقابل اپریل۔ اس مہینہ میں دشمنان اسلام نے دھوکہ اور غداری سے کام لے کر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں یہ درخواست کرکے کہ ہمیں دین اسلام کی تعلیمات سکھانے کے لئے ہمارے ہاں معلّم اور مبلغ بھیجے جائیں۔ اور اس طرح سے اکابر صحابہ رضؓ کو اپنے ہاں بلا کر بیدردی کے ساتھ انہیں شہید کیا۔ اور ایک مہینہ میں دو بار یہ غداری کی۔ ایک تو رجیع کے مقام پر۔ جہاں آپؐ نے چھ یا سات اکابر صحابہ کرام رضؓ کو بھیجا تھا۔ جن میں سے ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا دو کو تو ان لوگوں نے پکڑ کر کفار قریش کے پاس جا کر بیچ دیا۔ اور باقی سب کو شہید کر دیا۔ اور دوسرے بئرِ معونہ کے مقام پر جہاں آپ نے ابو براء کلابی رئیس بنی کلاب کی درخواست پر اور اسکی ذمہ واری پر ستر انصار کو جو نہایت مقدس لوگ اور قرآن کریم کے حافظ اور ماہر تھے۔ ان لوگوں کی تعلیم و تربیت کی غرض سے بھیجا۔ اور ان لوگوں نے سوائے ایک انصاری کے جسے وہاں کے سردار نے ایک غلام کو آزاد کرنے کے متعلق اپنی ماں کی نذر پوری کرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ باقی تمام کو شہید کر دیا۔

(۵) ماہ ہجرت۔ بمقابل مئی۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں قیام اختیار فرمایا۔

(۶) ماہ احسان بمقابل جون۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حاتم طائی کے قبیلہ بنی طے کے اسیروں کو حاتم کے ساتھ ان کے قومی نسبت رکھنے کی وجہ سے ازراہِ کرم و احسان آزادی بخشی۔

(۷) ماہِ وفا بمقابل جولائی۔ اس مہینہ میں غزوہ ذات الرقاع ہوا تھا۔ جس میں سفر کی شدت اور سواری کی کمی کی وجہ سے پیدل چلنے کے باعث صحابہ کرامؓ کے پاؤں چھلنی ہو گئے۔ اور صحیح بخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض صحابہؓ کے تو پاؤں کے ناخن بھی جھڑ گئے۔ اور انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اور پاؤں پر لپیٹ لپیٹ کر اس کا راستہ طے کیا۔ اور اسی وجہ سے اس مہم کا نام ذات الرقاع مشہور ہو گیا۔ اور اسی موقعہ پر صلوٰۃ الخوف کا حکم نازل ہوا۔ غرض اس جنگ میں بھی صحابہ کرام رضؓ نے خارق عادت طور پر اپنے صدق و وفا اور تسلیم و رضا کا نمونہ دکھایا تھا۔

(۸) ماہِ ظہور۔ بمقابل اگست۔ اس مہینہ میں جنگ مؤتہ کے سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھ سے اللہ تعالےٰ نے بیرونِ عرب میں اسلام کی اشاعت اور ظہور یعنی غلبہ کی بنیاد رکھوائی۔ اس واقعہ سے قبل آپ نے ہرقل کے مقرر کردہ امیر بصری کی طرف حضرت حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک تبلیغی خط بھیجا تھا۔ جب وہ مؤتہ کے مقام پر پہنچے۔ تو شرجیل غسانی نے انہیں باندھ کر قتل کر دیا۔ جس پر حضور نے اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے ماتحت تین ہزار صحابہ کرام رضؓ کی فوج وہاں بھیجی۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اگر زید شہید ہو جائے۔ تو اس کی جگہ جعفرؓ بن ابی طالب لے لے۔ وہ شہید ہو جائے۔ تو عبداللہؓ بن رواحہ اسکی جگہ پر کھڑا ہو جائے۔ اور وہ شہید ہو جائے۔ تو مسلمان اپنے میں سے کسی کو امیر بنا لیں۔ اور اسی ترتیب سے وہ اس جنگ میں شہید ہوئے۔

(۹) ماہِ تبوک بمقابل ستمبر۔ اس مہینہ میں جنگ تبوک کے موقعہ پر مخلصین کے اخلاص کا مختلف صورتوں میں امتحان ہوا۔ اور انہوں نے اپنے اپنے رنگ میں اعلےٰ سے اعلےٰ جوہر ایمان دکھائے۔

(۱۰) ماہِ اخاء۔ بمقابل اکتوبر۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں سے ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کے درمیان خاص طور پر اخوت کا تعلق قائم کیا۔ جس کے نتیجہ میں مہاجرین اور انصار کے تعلقات سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر ہو گئے۔

(۱۱) ماہ نبوت۔ بمقابل نومبر۔ اس مہینہ میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو منصب نبوت و رسالت بخشا۔

(۱۲) ماہِ فتح۔ بمقابل دسمبر۔ اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر اپنے خونخوار دشمنوں کو لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر عفو عام کا اعلان فرمایا۔

قمری مہینوں کی تعیین

ان واقعات کو ان شمسی مہینوں کی طرف منسوب کرتے وقت اس بات کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا۔ کہ آئندہ ہر ایک قمری سال بارہ مہینوں کا شمار ہوگا۔ اس سے پہلے عرب میں جو تاریخ شماری کا یہ طریق قریباً دو اڑھائی سو سال سے جاری تھا۔ کہ مہینے قمری گنے جاتے تھے۔ اور سال شمسی اور ان دونوں شماروں کو ملانے کے لئے ہر آٹھ سال میں سے تین سال ۱۳-۱۳ ماہ کے شمار کئے جاتے تھے۔ اسکی بنا پر ہجرت کے ابتدائی دس سالوں میں چار سال ۱۳-۱۳ مہینوں کے گنے گئے تھے۔ اور وہ اس طور پر کہ نویں اور دسویں سنہ ھ کے درمیان۔ یعنی ان میں سے ایک سال کے اختتام اور دوسرے سال کے آغاز کے موقعہ پر ایک مہینہ زاید شمار کیا گیا۔ جس سے پہلے ساتویں اور آٹھویں سال کے درمیان اور اس سے پہلے چوتھے اور پانچویں سال کے درمیان۔ اور اس سے قبل پہلے اور دوسرے سال کے درمیان ایک ایک مہینہ زائد شمار کیا گیا تھا۔ پس ابتدائی دس ہجری سالوں کا عرصہ ۱۲۰ قمری مہینوں کا نہیں۔ بلکہ ۱۲۴ قمری مہینوں کا شمار ہوا تھا۔

تقویم قمری کا اجمالی خاکہ

اس تقویم میں نئے قمری دور کا آغاز سنہ ۱۰ھ کے شروع سے شمار کیا گیا ہے۔ اور ۳۰-۳۰ دنوں کے اور ۲۹-۲۹ دنوں کے قمری مہینوں کی تعیین کے لئے قمری مہینہ کی اوسط مقدار کو سامنے رکھا گیا ہے۔ اور تواریخ کی تعیین کے لئے ایک طرف اس بات کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ کہ حجۃ الوداع کے دن یعنی ۹ ذوالحجہ سنہ ۱۰ھ کو جمعہ تھا۔ اور دوسری طرف یہ کہ ابتدائی دس ہجری سالوں میں سے پہلا مہینہ جمعہ کے روز شروع ہوا تھا۔ اور پانچواں مہینہ (جو ہر ایک سال کو بارہ ماہ کا شمار کرنے کی صورت میں سنہ ۱۱ھ کا پہلا مہینہ ہوتا ہے) پنجشنبہ کو یعنی جمعرات کے روز اور طول البلد کی رو سے بیت اللہ شریف اور حرمین شریفین کی رویت کو معیار قرار دیا گیا ہے۔

حرمین شریفین کی رویت میں اور ہندوستان کی رویت میں بعض اوقات طول البلد کے اختلاف کی وجہ سے ایک دن کا فرق ہو سکتا اور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی نسبت عرب میں سورج کسی قدر دیر سے غروب ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں چاند بعض دفعہ ایک دن پہلے نظر آ جاتا ہے۔

اب ذیل میں سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق سنہ ۱۹۴۰ء موافق سنہ ۱۳۵۸ھ و سنہ ۱۳۵۹ھ کا کیلنڈر دیا جاتا ہے۔ جسے جلد سے جلد ایک چارٹ کی صورت میں اور اس کے بعد مکمل تقویم ہجری شمسی کتابی صورت میں شائع کرنے کی انشاء اللہ کوشش کی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہجری شمسی تقویم (کیلنڈر) بابت سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق سنہ ۱۹۴۰ء

ماہ صلح سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	×	۷ ۲۶ ذیقعدہ	۱۴ ۴ ذوالحجہ	۲۱ ۱۱ ذوالحجہ	۲۸ ۱۸ ذوالحجہ
دوشنبہ (سوموار)	۱ ۲۰ ذیقعدہ	۸ ۲۷ ذیقعدہ	۱۵ ۵ ذوالحجہ	۲۲ ۱۲ ذوالحجہ	۲۹ ۱۹ ذوالحجہ
سہ شنبہ (منگل)	۲ ۲۱ ذیقعدہ	۹ ۲۸ ذیقعدہ	۱۶ ۶ ذوالحجہ	۲۳ ۱۳ ذوالحجہ	۳۰ ۲۰ ذوالحجہ
چہار شنبہ (بدھ)	۳ ۲۲ ذیقعدہ	۱۰ ۲۹ ذیقعدہ	۱۷ ۷ ذوالحجہ	۲۴ ۱۴ ذوالحجہ	۳۱ ۲۱ ذوالحجہ
پنجشنبہ (جمعرات)	۴ ۲۳ ذیقعدہ	۱۱ یکم ذوالحجہ سنہ ۱۳۵۸ھ	۱۸ ۸ ذوالحجہ	۲۵ ۱۵ ذوالحجہ	×
جمعہ	۵ ۲۴ ذیقعدہ	۱۲ ۲ ذوالحجہ	۱۹ ۹ ذوالحجہ	۲۶ ۱۶ ذوالحجہ	×
شنبہ (ہفتہ)	۶ ۲۵ ذیقعدہ	۱۳ ۳ ذوالحجہ	۲۰ ۱۰ ذوالحجہ	۲۷ ۱۷ ذوالحجہ	×

لوائے احمدیت

نوٹ

اس کیلنڈر میں ان غلطیوں کی صحت کردی گئی ہے جو الفضل کے کیلنڈر میں ہو گئی تھیں۔

ماہ تبلیغ سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق فروری سنہ ۱۹۴۰ء

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	×	۴ ۲۵ ذوالحجہ	۱۱ ۲ محرم	۱۸ ۹ محرم	۲۵ ۱۶ محرم
دوشنبہ (سوموار)	×	۵ ۲۶ ذوالحجہ	۱۲ ۳ محرم	۱۹ ۱۰ محرم	۲۶ ۱۷ محرم
سہ شنبہ (منگل)	×	۶ ۲۷ ذوالحجہ	۱۳ ۴ محرم	۲۰ ۱۱ محرم	۲۷ ۱۸ محرم
چہار شنبہ (بدھ)	×	۷ ۲۸ ذوالحجہ	۱۴ ۵ محرم	۲۱ ۱۲ محرم	۲۸ ۱۹ محرم
پنجشنبہ (جمعرات)	۱ سنہ ۱۳۵۸ ۲۲ ذوالحجہ	۸ ۲۹ ذوالحجہ	۱۵ ۶ محرم	۲۲ ۱۳ محرم	۲۹ ۲۰ محرم
جمعہ	۲ ۲۲ ذوالحجہ	۹ ۳۰ ذوالحجہ	۱۶ ۷ محرم	۲۳ ۱۴ محرم	×
شنبہ (ہفتہ)	۳ ۲۳ ذوالحجہ	۱۰ یکم محرم سنہ ۱۳۵۹ھ	۱۷ ۸ محرم	۲۴ ۱۵ محرم	×

ماہ امان سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق مارچ سنہ ۱۹۴۰ء

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم	ہفتہ ششم
یکشنبہ (اتوار)	×	۳ ۲۳ محرم	۱۰ یکم صفر	۱۷ ۸ صفر	۲۴ ۱۵ صفر	۳۱ ۲۲ صفر
دوشنبہ (سوموار)	×	۴ ۲۴ محرم	۱۱ ۲ صفر	۱۸ ۹ صفر	۲۵ ۱۶ صفر	×
سہ شنبہ (منگل)	×	۵ ۲۵ محرم	۱۲ ۳ صفر	۱۹ ۱۰ صفر	۲۶ ۱۷ صفر	×
چہار شنبہ (بدھ)	×	۶ ۲۶ محرم	۱۳ ۴ صفر	۲۰ ۱۱ صفر	۲۷ ۱۸ صفر	×
پنجشنبہ (جمعرات)	×	۷ ۲۷ محرم	۱۴ ۵ صفر	۲۱ ۱۲ صفر	۲۸ ۱۹ صفر	×
جمعہ	۱ ۲۱ محرم سنہ ۱۳۵۹ھ	۸ ۲۸ محرم	۱۵ ۶ صفر	۲۲ ۱۳ صفر	۲۹ ۲۰ صفر	×
شنبہ (ہفتہ)	۲ ۲۲ محرم	۹ ۲۹ محرم	۱۶ ۷ صفر	۲۳ ۱۴ صفر	۳۰ ۲۱ صفر	×

ماہ شہادت سنہ ۱۳۱۹ ہش مطابق اپریل سنہ ۱۹۴۰ء

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	×	۷ ۲۹ صفر	۱۴ ۶ ربیع الاول	۲۱ ۱۳ ربیع الاول	۲۸ ۲۰ ربیع الاول
دوشنبہ (سوموار)	۱ ۲۳ صفر سنہ ۱۳۵۹ھ	۸ ۳۰ صفر	۱۵ ۷ ربیع الاول	۲۲ ۱۴ ربیع الاول	۲۹ ۲۱ ربیع الاول
سہ شنبہ (منگل)	۲ ۲۴ صفر	۹ یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۵۹ھ	۱۶ ۸ ربیع الاول	۲۳ ۱۵ ربیع الاول	۳۰ ۲۲ ربیع الاول
چہار شنبہ (بدھ)	۳ ۲۵ صفر	۱۰ ۲ ربیع الاول	۱۷ ۹ ربیع الاول	۲۴ ۱۶ ربیع الاول	×
پنجشنبہ (جمعرات)	۴ ۲۶ صفر	۱۱ ۳ ربیع الاول	۱۸ ۱۰ ربیع الاول	۲۵ ۱۷ ربیع الاول	×
جمعہ	۵ ۲۷ صفر	۱۲ ۴ ربیع الاول	۱۹ ۱۱ ربیع الاول	۲۶ ۱۸ ربیع الاول	×
شنبہ (ہفتہ)	۶ ۲۸ صفر	۱۳ ۵ ربیع الاول	۲۰ ۱۲ ربیع الاول	۲۷ ۱۹ ربیع الاول	×

ماہِ ہجرت مطابق ماہ مئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	×	۵ / ۲۷ ربیع الاول	۱۲ / ۵ ربیع الثانی	۱۹ / ۱۲ ربیع الثانی	۲۶ / ۱۹ ربیع الثانی
دوشنبہ (پیر)	×	۶ / ۲۸ ربیع الاول	۱۳ / ۶ ربیع الثانی	۲۰ / ۱۳ ربیع الثانی	۲۷ / ۲۰ ربیع الثانی
سہ شنبہ (منگل)	×	۷ / ۲۹ ربیع الاول	۱۴ / ۷ ربیع الثانی	۲۱ / ۱۴ ربیع الثانی	۲۸ / ۲۱ ربیع الثانی
چہارشنبہ (بدھ)	۱ / ۲۳ ربیع الاول	۸ / یکم ربیع الثانی	۱۵ / ۸ ربیع الثانی	۲۲ / ۱۵ ربیع الثانی	۲۹ / ۲۲ ربیع الثانی
پنجشنبہ (جمعرات)	۲ / ۲۴ ربیع الاول	۹ / ۲ ربیع الثانی	۱۶ / ۹ ربیع الثانی	۲۳ / ۱۶ ربیع الثانی	۳۰ / ۲۳ ربیع الثانی
جمعہ	۳ / ۲۵ ربیع الاول	۱۰ / ۳ ربیع الثانی	۱۷ / ۱۰ ربیع الثانی	۲۴ / ۱۷ ربیع الثانی	۳۱ / ۲۴ ربیع الثانی
شنبہ (ہفتہ)	۴ / ۲۶ ربیع الاول	۱۱ / ۴ ربیع الثانی	۱۸ / ۱۱ ربیع الثانی	۲۵ / ۱۸ ربیع الثانی	×

ماہِ احسان مطابق ماہ جون

	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم	ہفتہ ششم
۱	×	۲ / ۲۶ ربیع الثانی	۹ / ۳ جمادی الاولیٰ	۱۶ / ۱۰ جمادی الاولیٰ	۲۳ / ۱۷ جمادی الاولیٰ	۳۰ / ۲۴ جمادی الاولیٰ
۲	×	۳ / ۲۷ ربیع الثانی	۱۰ / ۴ جمادی الاولیٰ	۱۷ / ۱۱ جمادی الاولیٰ	۲۴ / ۱۸ جمادی الاولیٰ	×
۳	×	۴ / ۲۸ ربیع الثانی	۱۱ / ۵ جمادی الاولیٰ	۱۸ / ۱۲ جمادی الاولیٰ	۲۵ / ۱۹ جمادی الاولیٰ	×
۴	×	۵ / ۲۹ ربیع الثانی	۱۲ / ۶ جمادی الاولیٰ	۱۹ / ۱۳ جمادی الاولیٰ	۲۶ / ۲۰ جمادی الاولیٰ	×
۵	×	۶ / ۳۰ ربیع الثانی	۱۳ / ۷ جمادی الاولیٰ	۲۰ / ۱۴ جمادی الاولیٰ	۲۷ / ۲۱ جمادی الاولیٰ	×
۶	×	۷ / یکم جمادی الاولیٰ	۱۴ / ۸ جمادی الاولیٰ	۲۱ / ۱۵ جمادی الاولیٰ	۲۸ / ۲۲ جمادی الاولیٰ	×
۷	۱ / ۲۵ ربیع الثانی	۸ / ۲ جمادی الاولیٰ	۱۵ / ۹ جمادی الاولیٰ	۲۲ / ۱۶ جمادی الاولیٰ	۲۹ / ۲۳ جمادی الاولیٰ	×

ماہ وفاء مطابق ماہ جولائی

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	×	۷ / ۲ جمادی الاخریٰ	۱۴ / ۹ جمادی الاخریٰ	۲۱ / ۱۶ جمادی الاخریٰ	۲۸ / ۲۳ جمادی الاخریٰ
دوشنبہ (پیر)	۱ / ۲۵ جمادی الاولیٰ	۸ / ۳ جمادی الاخریٰ	۱۵ / ۱۰ جمادی الاخریٰ	۲۲ / ۱۷ جمادی الاخریٰ	۲۹ / ۲۴ جمادی الاخریٰ
سہ شنبہ (منگل)	۲ / ۲۶ جمادی الاولیٰ	۹ / ۴ جمادی الاخریٰ	۱۶ / ۱۱ جمادی الاخریٰ	۲۳ / ۱۸ جمادی الاخریٰ	۳۰ / ۲۵ جمادی الاخریٰ
چہارشنبہ (بدھ)	۳ / ۲۷ جمادی الاولیٰ	۱۰ / ۵ جمادی الاخریٰ	۱۷ / ۱۲ جمادی الاخریٰ	۲۴ / ۱۹ جمادی الاخریٰ	۳۱ / ۲۶ جمادی الاخریٰ
پنجشنبہ (جمعرات)	۴ / ۲۸ جمادی الاولیٰ	۱۱ / ۶ جمادی الاخریٰ	۱۸ / ۱۳ جمادی الاخریٰ	۲۵ / ۲۰ جمادی الاخریٰ	×
جمعہ	۵ / ۲۹ جمادی الاولیٰ	۱۲ / ۷ جمادی الاخریٰ	۱۹ / ۱۴ جمادی الاخریٰ	۲۶ / ۲۱ جمادی الاخریٰ	×
شنبہ (ہفتہ)	۶ / یکم جمادی الاخریٰ	۱۳ / ۸ جمادی الاخریٰ	۲۰ / ۱۵ جمادی الاخریٰ	۲۷ / ۲۲ جمادی الاخریٰ	×

ماہِ ظہور مطابق ماہِ اگست

	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
۱	×	۴ / ۳۰ جمادی الاخریٰ	۱۱ / ۷ رجب	۱۸ / ۱۴ رجب	۲۵ / ۲۱ رجب
۲	×	۵ / یکم رجب	۱۲ / ۸ رجب	۱۹ / ۱۵ رجب	۲۶ / ۲۲ رجب
۳	×	۶ / ۲ رجب	۱۳ / ۹ رجب	۲۰ / ۱۶ رجب	۲۷ / ۲۳ رجب
۴	×	۷ / ۳ رجب	۱۴ / ۱۰ رجب	۲۱ / ۱۷ رجب	۲۸ / ۲۴ رجب
۵	۱ / ۲۷ جمادی الاخریٰ	۸ / ۴ رجب	۱۵ / ۱۱ رجب	۲۲ / ۱۸ رجب	۲۹ / ۲۵ رجب
۶	۲ / ۲۸ جمادی الاخریٰ	۹ / ۵ رجب	۱۶ / ۱۲ رجب	۲۳ / ۱۹ رجب	۳۰ / ۲۶ رجب
۷	۳ / ۲۹ جمادی الاخریٰ	۱۰ / ۶ رجب	۱۷ / ۱۳ رجب	۲۴ / ۲۰ رجب	۳۱ / ۲۷ رجب

ماہ تبوک مطابق ماہ ستمبر

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	۱ / ۲۸ رجب	۸ / ۶ شعبان	۱۵ / ۱۳ شعبان	۲۲ / ۲۰ شعبان	۲۹ / ۲۷ شعبان
دوشنبہ (پیر)	۲ / ۲۹ رجب	۹ / ۷ شعبان	۱۶ / ۱۴ شعبان	۲۳ / ۲۱ شعبان	۳۰ / ۲۸ شعبان
سہ شنبہ (منگل)	۳ / یکم شعبان	۱۰ / ۸ شعبان	۱۷ / ۱۵ شعبان	۲۴ / ۲۲ شعبان	×
چہارشنبہ (بدھ)	۴ / ۲ شعبان	۱۱ / ۹ شعبان	۱۸ / ۱۶ شعبان	۲۵ / ۲۳ شعبان	×
پنجشنبہ (جمعرات)	۵ / ۳ شعبان	۱۲ / ۱۰ شعبان	۱۹ / ۱۷ شعبان	۲۶ / ۲۴ شعبان	×
جمعہ	۶ / ۴ شعبان	۱۳ / ۱۱ شعبان	۲۰ / ۱۸ شعبان	۲۷ / ۲۵ شعبان	×
شنبہ (ہفتہ)	۷ / ۵ شعبان	۱۴ / ۱۲ شعبان	۲۱ / ۱۹ شعبان	۲۸ / ۲۶ شعبان	×

ماہِ اخاء مطابق ماہ اکتوبر

	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
	×	۶ / ۴ رمضان	۱۳ / ۱۱ رمضان	۲۰ / ۱۸ رمضان	۲۷ / ۲۵ رمضان
	×	۷ / ۵ رمضان	۱۴ / ۱۲ رمضان	۲۱ / ۱۹ رمضان	۲۸ / ۲۶ رمضان
	۱ / ۲۹ شعبان	۸ / ۶ رمضان	۱۵ / ۱۳ رمضان	۲۲ / ۲۰ رمضان	۲۹ / ۲۷ رمضان
	۲ / ۳۰ شعبان	۹ / ۷ رمضان	۱۶ / ۱۴ رمضان	۲۳ / ۲۱ رمضان	۳۰ / ۲۸ رمضان
	۳ / یکم رمضان	۱۰ / ۸ رمضان	۱۷ / ۱۵ رمضان	۲۴ / ۲۲ رمضان	۳۱ / ۲۹ رمضان
	۴ / ۲ رمضان	۱۱ / ۹ رمضان	۱۸ / ۱۶ رمضان	۲۵ / ۲۳ رمضان	×
	۵ / ۳ رمضان	۱۲ / ۱۰ رمضان	۱۹ / ۱۷ رمضان	۲۶ / ۲۴ رمضان	×

ماہِ نبوت مطابق ماہ نومبر

ایام ہفتہ	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
یکشنبہ (اتوار)	×	۳ / ۳ شوال	۱۰ / ۱۰ شوال	۱۷ / ۱۷ شوال	۲۴ / ۲۴ شوال
دوشنبہ (پیر)	×	۴ / ۴ شوال	۱۱ / ۱۱ شوال	۱۸ / ۱۸ شوال	۲۵ / ۲۵ شوال
سہ شنبہ (منگل)	×	۵ / ۵ شوال	۱۲ / ۱۲ شوال	۱۹ / ۱۹ شوال	۲۶ / ۲۶ شوال
چہارشنبہ (بدھ)	×	۶ / ۶ شوال	۱۳ / ۱۳ شوال	۲۰ / ۲۰ شوال	۲۷ / ۲۷ شوال
پنجشنبہ (جمعرات)	×	۷ / ۷ شوال	۱۴ / ۱۴ شوال	۲۱ / ۲۱ شوال	۲۸ / ۲۸ شوال
جمعہ	۱ / یکم شوال	۸ / ۸ شوال	۱۵ / ۱۵ شوال	۲۲ / ۲۲ شوال	۲۹ / ۲۹ شوال
شنبہ (ہفتہ)	۲ / ۲ شوال	۹ / ۹ شوال	۱۶ / ۱۶ شوال	۲۳ / ۲۳ شوال	۳۰ / ۳۰ شوال

ماہ فتح مطابق ماہ دسمبر

	ہفتہ اول	ہفتہ دوم	ہفتہ سوم	ہفتہ چہارم	ہفتہ پنجم
	۱ / یکم ذیقعدہ	۸ / ۸ ذیقعدہ	۱۵ / ۱۵ ذیقعدہ	۲۲ / ۲۲ ذیقعدہ	۲۹ / ۲۹ ذیقعدہ
	۲ / ۲ ذیقعدہ	۹ / ۹ ذیقعدہ	۱۶ / ۱۶ ذیقعدہ	۲۳ / ۲۳ ذیقعدہ	۳۰ / یکم ذوالحجہ
	۳ / ۳ ذیقعدہ	۱۰ / ۱۰ ذیقعدہ	۱۷ / ۱۷ ذیقعدہ	۲۴ / ۲۴ ذیقعدہ	۳۱ / ۲ ذوالحجہ
	۴ / ۴ ذیقعدہ	۱۱ / ۱۱ ذیقعدہ	۱۸ / ۱۸ ذیقعدہ	۲۵ / ۲۵ ذیقعدہ	×
	۵ / ۵ ذیقعدہ	۱۲ / ۱۲ ذیقعدہ	۱۹ / ۱۹ ذیقعدہ	۲۶ / ۲۶ ذیقعدہ	×
	۶ / ۶ ذیقعدہ	۱۳ / ۱۳ ذیقعدہ	۲۰ / ۲۰ ذیقعدہ	۲۷ / ۲۷ ذیقعدہ	×
	۷ / ۷ ذیقعدہ	۱۴ / ۱۴ ذیقعدہ	۲۱ / ۲۱ ذیقعدہ	۲۸ / ۲۸ ذیقعدہ	

خاکسار محمد اسماعیل احمدی (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) قادیان

دیانندی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی کے بارہ میں آریہ سماج کی ناقابلِ عمل تعلیمات کا نمونہ

(۱)

آریہ سماج کے بانی سوامی دیانندجی ستیارتھ پرکاش میں بعنوان "۴۸ سال کا برہمچریہ رکھنے سے ۴۰۰ سال کی عمر" لکھتے ہیں کہ :-

" اتالیق اور ماں باپ بچوں کو پہلی عمر میں علم اور خوبیوں کے حصول کے لئے ریاضت کش بنائیں۔ اور اس طور کی نصیحتیں کریں۔ کہ بچے ازخود اکھنڈ (لاتزلزل) برہم چریہ رکھ کر اور تیسرا اعلےٰ درجہ کا برہم چریہ کر کے مکمل یعنی چار سو سال تک عمر کو بڑھائیں۔ اور لوگوں کو ترغیب دلائیں کہ تم بھی ویسے ہی ترقی اس کو دو"۔

پھر لکھتے ہیں :-

" جو آدمی ۴۸ برس تک ٹھیک ٹھیک برہمچریہ رکھتا ہے۔ اس کے پران اسکی مرضی کے تابع ہو کر تمام علوم کو حاصل کراتے ہیں"۔ (ستیارتھ پرکاش بار چہارم صـ۵۱)

پھر لکھتے ہیں کہ :-

" چالیسواں سال عمدہ وقت شادی کرنے کا ہے۔ بلکہ اڑتالیسویں سال میں شادی کرنا عمدہ سے عمدہ ہے"۔ (صـ۵۲)

ان بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ آریوں کے لئے ویدوں کی یہ تعلیم ہے۔ کہ وہ ۴۸ برس کی عمر تک شادی وغیرہ سے کنارہ کش رہیں اور اسکو "برہمچریہ" کی اعلےٰ قسم قرار دیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ بتایا ہے۔ کہ انسان ۴۰۰ برس کی عمر پاتا ہے۔

مگر یہ امر فی زمانہ قطعاً ناممکن ہے۔ تاہم اگر کوئی آریہ یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ وہ دیانندجی کی ویدوں سے ماخوذ ہدایات کے مطابق برہمچریہ اختیار کر کے ۴۰۰ برس کی عمر پائیگا۔ تو وہ اٹھے۔ اور ایسا کر کے دکھائے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے۔ کہ اگر کسی سکول میں باوجود اور پوری طرح کورس یاد کرنے کے کوئی طالب علم پاس نہ ہو سکے۔ تو لازماً یہ ماننا پڑیگا۔ کہ وہ کورس درست نہیں۔ اسی طرح اگر آریہ سماج کی اتنی بڑی تعداد میں سے سَو دو سَو افراد بھی ایسا دعویٰ نہ کر سکیں۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ ویدوں کی یہ تعلیم ایسی ہے۔ کہ جس پر عمل کرنے کے باوجود کوئی شخص چار سو برس کی عمر حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ موجودہ زمانہ میں محالات سے ہے۔ اور جو امر محال ہو۔ وہ عالمگیر مذہب کا اصول قرار نہیں دیا جا سکتا۔

پھر اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی غور کے قابل ہے۔ کہ کیا آج کل کے زمانہ میں تمام آریہ اس تعلیم کے عامل ہو سکتے ہیں۔ یعنی کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ہر ایک آریہ ۴۸ برس کی عمر تک اپنے نفسانی جذبات کو قابو میں رکھے۔ اور اس کے بعد جب بڑھاپے کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ تب شادی کرے؟ ہرگز نہیں۔

اور اگر آریہ سماجی چار سَو برس کی عمر کے حصول کی تمنا اور خواہش میں اس اصول پر عمل کرنے لگ جائیں۔ یعنی تمام آریہ مرد ۴۸ سال تک قطعاً شادی نہ کیا کریں۔ تو یہ یقینی اور قطعی بات ہے۔ کہ پھر دیانندی مذہب کا خاتمہ ہونے میں کوئی دیر نہ لگے۔ اور اگر دیانندجی کے وقت سے ہی اس وقت تک عمل کیا جاتا۔ تو آریہ سماج آج صرف چند عمر رسیدہ آریہ افراد کی شکل میں چراغ سحر کی مانند تھا۔ اور آخر چند سالوں تک ان افراد کی زندگی کے چراغ گل ہونے کے ساتھ آریہ مت کا بھی خاتمہ ہو جاتا۔ اور چونکہ دیانندجی نے محولہ بالا عبارت میں تاکید کی ہے۔ کہ " اتالیق ماں باپ" وغیرہ لوگوں کو ترغیب دلائیں"۔ کہ وہ اس قسم کا برہمچریہ رکھیں۔ اسلیئے ہم آریہ اصحاب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس اصول پر عمل کرانے کی خاص طور پر کوشش کریں۔ اور گذشتہ کی تلافی کرتے ہوئے اب ہی اس پر عامل ہوں۔ کہ چار سَو برس عمر پائیں۔

لیکن یہ ذرا ہمت کا کام ہے۔ کہ ۴۸ برس تک برہمچریہ اختیار کریں۔ اور ۴۸ ویں برس میں شادی کریں۔ جو بقول دیانندجی "عمدہ سے عمدہ" ہے۔ بالخصوص جبکہ کنوارہ پن میں دیانندی تعلیم میں نیوگ کی بھی کہیں اجازت نہیں دی گئی۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو گو پہلے ہی دنیا کو معلوم ہے۔ اور اب اور اچھی طرح معلوم ہو جائے گا۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا یہ اصول من گھڑت اور " ایجادِ بندہ" کا مصداق ہے۔ جو عالمگیر مذہب سے بُعد کا تعلق بھی نہیں رکھتا۔

(۲)

ہمارے ناظرین حیران ہوں گے۔ کہ ویدوں کا مندرجہ بالا حکم تو نہایت ہی ناقابل عمل ہے۔ اور دیانندجی نے کیسے اس کا حکم دے دیا؟ جس پر عمل کرنا ہی ناممکن ہے۔ اور جس پر عمل کرنے والے مذہب کے افراد کا ہی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب ۴۸ برس تک جو اولاد پیدا کرنے کا زمانہ ہے۔ بلکہ موجودہ زمانہ میں اس عمر کے بعد اولاد کا پیدا ہونا کم ہوتا ہے۔ اس میں شادی نہ کرے۔ اور کرے تو اس عمر کے بعد یعنی جب بڑھاپا آجائے۔ تو نتیجہ ظاہر ہے۔

مگر ہم دیانندی تعلیم سے اس سے بھی بڑھ کر ناقابل عمل اصول کا اپنے ناظرین کو ملاحظہ کراتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دیانندجی لکھتے ہیں :-

" ۴۸ سال سے آگے مرد اور ۲۴ سال سے آگے عورت کو برہمچریہ نہ رکھنا چاہیئے۔ لیکن یہ قاعدہ شادی کرنے والے مرد اور عورتوں کا ہے۔ **اور جو شادی کرنا ہی نہ چاہیں۔ وہ مرنے تک برہمچاری رہ سکیں۔ تو اچھا ہے۔** یہ کام **فاضل رجل**۔ غالب الحواس اور بے عیب لوگی عورت اور مرد کا ہے"۔ (ستیارتھ پرکاش صـ۵۲)

دیانندجی کی یہ عبارت کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اس میں صاف لکھا ہے۔ کہ مرد کا ۴۸ برس تک اور عورت کا ۲۴ برس کی عمر تک شادی نہ کرنا اور برہمچریہ رکھنا ایسے لوگوں کے لئے ہے۔ جو کہ اس عمر کے بعد شادی کر لینا چاہیں۔ لیکن اچھے اور فاضل اجل وہ مرد عورت ہیں۔ جو کہ عمر بھر برہم چاری رہیں۔ اور قطعاً ساری عمر تک شادی نہ کریں۔ اور نہ ہی نیوگ وغیرہ کے ذریعہ اپنی خواہشات کو پورا کریں۔ اور اس فعل کو " اچھا ہے" اور اس کے کرنے والوں کو " فاضل اجل" " غالب الحواس" اور " بے عیب" قرار دیا گیا ہے۔

کیا آریہ سماج کے ممبر ایک لمحہ کے لئے بھی یہ یقین تو چھوڑ خیال بھی کر سکتے ہیں۔ کہ اگر اس حکم پر وہ عمل کریں۔ اور صرف ایک صدی عمل کریں۔ تو پھر اس کے بعد بھی آریہ سماج کا وجود دنیا میں باقی رہ سکتا ہے؟ اور کیا ان کے دماغ اور ان کی عقلیں اس تعلیم کو " عالمگیر" اور " کامل" ماننے کے لئے تیار ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسا دعویٰ تو کجا ایسا کہنا بھی جگ ہنسائی کراتا ہے۔ ہمارے آریہ بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اسلام جیسے اعلیٰ اور عالمگیر مذہب کے جھنڈے تلے آجائیں۔ جس کا کوئی حکم اور جس کی کوئی بات فطرت انسانی کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس میں ہر زمانہ کے لحاظ سے تمام انسانوں کی ضروریات کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور درحقیقت ایسا ہی مذہب " عالمگیر" اور " کامل" قرار پا سکتا ہے۔ اور دنیا میں بجز اسلام کے اور کوئی مذہب ان خوبیوں کا حامل نہیں ہے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

ایک فاضل طبیب کی رائے

مکرم جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب مشہور و معروف طبیب و شاگرد خاص حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنے ایک گرامی نامہ میں لکھتے ہیں۔ کہ

" میں اس امر کی تصدیق پورے انشراح صدر کے ساتھ کرتا ہوں۔ کہ مکرم عبدالعزیز خاں صاحب مالک طبیہ عجائب گھر قادیان ایک پرانے اور تجربہ کار طبیب ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے باقاعدہ طب پڑھتے رہے ہیں۔ اور اوائل میں عملی تجربہ کے لئے میرے ساتھ بھی کام کرتے رہے ہیں۔ اب بھی میں نے ان کا قائم کردہ طبیہ عجائب گھر متعدد بار دیکھا ہے۔ اور ان کے مفردات و مرکبات کو نہایت عمدہ اعلیٰ صاف اور ستھرا پایا ہے۔

ہماری فہرست مفت طلب کریں۔

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

وصیت ۵۵۰۳۔ منکہ محمد عبداللہ خاں ولد شیخ عبدالرحمٰن صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ میری ماہوار آمد -/۳۵/- روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۳ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد :- محمد عبداللہ خاں آر۔ سی۔ سی گڈس آفس راولپنڈی۔

گواہ شد :- عبدالرحیم اوورسیر نگلہ نہر وریام ضلع جھنگ

گواہ شد :- محمد شفیع شیڈ کلرک انچارج نوشہرہ چھاؤنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان کا ہفتہ

جاپانی قوم کے متعلق مورخین کی رائے

(دفاروق کے نامہ نگار خصوصی مقیم جاپان کی چٹھی)

قبل ازیں جاپانی قوم کے متعلق ان کا اپنا نقطہ نگاہ عرض کر چکا ہوں۔ کہ یہ قوم کسی غیر فانی کی اولاد ہے۔ جاپانی روایات میں ان کی ابتداء اماتیراسو اومی کامی Amaterasu Umi Kami سورج دیوی سے ظاہر کی گئی ہے۔ یہ ایک ایسا نظریہ ہے۔ جس پر ہر جاپانی خواہ بچہ ہو یا بوڑھا۔ نوکر ہو یا آقا۔ مزدور ہو یا پیشہ ور بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ قائم ہے۔ مزید براں یہ کہ مذہب کی تبدیلی سے بھی مذکورہ نظریہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جاپانی خواہ شنتو ہو یا بدھسٹ۔ عیسائی ہو یا مسلمان اس خیال میں تمام یکساں نظر آتے ہیں۔ اور اگر کسی جاپانی کے اس عقیدہ میں قدرے فرق معلوم ہو۔ تو اسکو حقیقی جاپانی نہیں گردانا جاتا۔

تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ چودھویں صدی تک اس قوم کے پاس اپنا کوئی لٹریچر نہیں تھا۔ اور نہ ہی روایات تھیں۔ تیسری صدی میں چینی اور کورین یہاں آئے۔ جنہوں نے ان کو فن کتابت سکھایا اور لٹریچر دیا۔

اس لٹریچر میں بعض روایات اس مضمون کی تھیں۔ کہ مشرقی جزائر میں سے کسی میں غیر فانیوں کی آبادی ہے۔ چنانچہ پرانے بادشاہوں اور فلاسفروں نے ان کے معلوم کرنے کے لئے کوششیں بھی کی تھیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے ان روایات پر بنیاد رکھ کر اپنے آپ کو غیر فانیوں کی اولاد قرار دیا۔ اور اپنے ملک کا نام جاپان "متبرک" رکھ دیا۔

اس مذکورہ بالا نظریہ پر مزید حاشیہ آرائی کر کے دلکش اور جاذبانہ صورت میں پیش کیا گیا۔ یہاں تک کہ یہ قومی مذہب بن گیا۔ جس کا نام شنتو ہے۔

اغلب یہی ہے۔ کہ یہ ایک مخلوط قوم ہے۔ شروع شروع میں یہاں آئینو Ainu سائبیرین لوگ وارد ہوئے۔ یہ لوگ وحشی اور غیر مہذب تھے۔ ان کے بعد منگول آئے۔ جنہوں نے اس سائبیرین قوم کے ساتھ لڑائی کر کے ان کو شمال کی طرف ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ ان کے بعد ملائی آئے۔ ساتویں صدی جب سے تاریخ ان کا حال بیان کرتی ہے۔ یہ دونوں یعنی منگول اور ملائی ایک ہی قوم کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ گو شکل و شباہت کے لحاظ سے دونوں میں نمایاں فرق ہے۔ منگولین معزز خاندان ہیں۔ اور ملائی عام لوگ۔

شنتو ازم کا اخلاقی معیار

قدرتی مظاہر کی پرستش کے زمانہ میں جبکہ شنتو ازم ابھی ابتدائی مراحل کے طے کرنے کی کشمکش میں تھا۔ روحانیات سے بالکل عاری تھا۔ اسکی تمامتر توجہ جسم کی صفائی میں مصروف تھی۔ اگر شنتو ازم کا کوئی متبع گناہ کی آلائش میں ملوث ہو جاتا۔ تو اس کے لئے صاف پانی سے غسل کر لینا ہی کافی سمجھا جاتا تھا۔ اور یہ سادہ غسل ہی بغیر کسی قلبی کیفیت کے تغیر کے گناہ کا کفارہ ہوتا تھا۔

زمانہ جوں جوں ترقی کرتا گیا۔ شنتو ازم کے اصولوں میں بھی ترقی ہوتی گئی۔ اور جسم کی صفائی کے ساتھ باطنی صفائی۔ اخلاص اور قلبی پاکیزگی کا بھی اضافہ کیا گیا۔ چنانچہ بیسویں صدی کا ایک بدھسٹ پریسٹ "سنگے تکاتومی" لکھتا ہے کہ:۔

"اخلاص ہی ایک ایسا وصف ہے۔ جو انسانیت اور الوہیت کو ایک رشتہ میں جوڑ دیتا ہے۔"

اور "پاکیزہ دل کا مخلصانہ عمل غائب دیوتا کے وجود کا انعکاس کرتا ہے۔"

"گو بوشو" ایک شنتو عالم کہتا ہے۔ کہ:۔

"اخلاص اور صفات حسنہ ہی دیوتا کو خوش کرنے والی چیزیں ہیں۔ نہ کہ مادی چڑھاووں کی تعداد۔"

"یاماگاسو" یوشیدو کا بانی ایک مشہور مصنف لکھتا ہے۔ کہ:۔

"دیوتا کے ساتھ ہمکلام ہونے کا پہلا اور یقینی ذریعہ اخلاص ہے۔ اگر تم کسی دیوتا کی اخلاص کے ساتھ پوجا کرو گے۔ تو یقینی طور پر تم کو اسکی موجودگی کا احساس ہو جائے گا۔"

دور سوم۔ "تویاما" شہر کے قریب اُدسا کا معبد میں ہر سال ایک تہوار منایا جاتا تھا۔ جس میں شنتو الیسٹ دیوتا کے روبرو کسی خاوند کی نافرمان عورت کو ایک چھڑی مارا کرتا تھا۔ اور یہ مار خدائی سزا تصور کی جاتی تھی۔ اس طرح شنتو دیوتا کے نام سے اس بُرائی کا ازالہ مقصود تھا۔

۲۔ اسی طرح صوبہ "اومی" "تسوکوما" معبد میں آٹھ مئی کو ہر سال ایک تہوار ہوتا تھا۔ جس میں کسی عورت کو اس کے گذشتہ عاشقوں کی تعداد کے مطابق (Saucepans) بانس کی ٹوپیاں پہننے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ تاکہ اسکو شرم دلائی جائے۔ اور آئندہ کے لئے اس فعل بد کا انسداد کیا جائے۔

خلاصہ۔ مختصر یہ کہ شنتو ازم کا نقطہ مرکزی "میکادو" وقت کا بادشاہ ہے۔ اسکی ایسی وفاداری کی تلقین کرتا ہے۔ جو کہ عبادت کی شکل میں ہے۔ اور اس کو مجسم دیوتا یا دیوتا کا اوتار یقین کرتا ہے۔ موت کے بعد بادشاہ اور شہزادگان کے الگ الگ مقبرے بنانا اور ان کی پوجا کرنا اس کا بڑا مقصد ہے۔ اسی طرح ہر ایک ملک کے لئے جان دینے والا بھی دیوتا ہے۔ ان کے لئے "یاسوکونی" مقبرہ ٹوکیو میں اور "کینکو" مقبرہ فارموسا میں ہیں۔ ملک کی حفاظت نظام اور ترقی انہی دیوتاؤں پر منحصر ہیں۔ ان کی خوشنودی ملک کے لئے باعث ترقی و خوشحالی اور ناراضگی باعث تنزل ہے۔ اسی طرح اپنے آباء اور عام مردوں کی پرستش ہے۔

"امتراسو" سورج جس سے شاہی خاندان شروع ہوا ہے۔ سب سے بڑی دیوی ہے۔ اس کا مقبرہ "صلی" ایسے میں ہے۔ تمام جاپانی اس مقبرہ کی زیارت اپنا فرض اولین سمجھتے اور بڑے شوق سے وہاں جاتے ہیں۔

ثنائی مشن!

مولوی ثناء اللہ صاحب کا مطالبہ برائے جنازہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ماسٹر غلام محمد صاحب سے معلوم ہوا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے تلونڈی جھنگلاں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جنازہ کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ جب اہالیان اٹھوال نے پچیس روپیہ کی فیس جمع کر کے مولوی صاحب موصوف کو برائے مباحثہ مابین احمدیاں و غیر احمدیاں طلب کیا تھا وہاں مولوی صاحب نے سٹیج پر کھڑے ہو کر لوگوں سے مطالبہ کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ ع صاحب پر جنازہ پڑھ لیا جاوے۔ باقی مسائل پر بعد میں بحث ہوگی۔ یہ مطالبہ سنکر چودھریانِ اٹھوال پر سکتہ کا عالم طاری ہوگیا۔ آخر بعد صلاح و مشورہ لوگوں نے کہا۔ کہ مولوی صاحب! آپ نیچے اتر آیئے اور فیس ۲۵ روپیہ لے کر تشریف لے جاویں۔ آپ نے تو ہماری کمر توڑ دی۔ اور ہماری تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ مولوی صاحب نے بار بار الحاح سے التجا کی۔ کہ دوسرے مسائل پر میں خوب بحث کروں گا۔ مگر لوگوں نے کہا۔ کہ ہماری امیدیں تو حضرت عیسیٰ ع پر تھیں۔ جنہیں آپ نے ٹھکرا دیا۔ اب آپ کی ضرورت نہیں۔ ہمیں مرزا صاحب قادیانی جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہی بس ہیں۔ اگر خدانخواستہ آسمان سے عیسیٰ اتر بھی آیا۔ تو اسے بھی مان لیں گے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ اس موجودہ سعادت سے بھی محروم ہو جاویں۔ اسی لئے وہ سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔ مگر اب تک حضرت عیسیٰ ع نازل نہیں ہوا۔

۱۹۰۲ء کو جب موضع مد میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو مباحثہ حیات ممات عیسیٰ ع پر شکست ہوئی۔ تب سے مولوی صاحب کو وفات عیسیٰ ع پر حق الیقین ہو گیا۔ بعد ازاں آپ نے وفات مسیح پر کبھی مباحثہ نہیں کیا۔ اگر کریں۔ تو ہم تیار ہیں۔

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی موت سے پہلے سچ بولینگے؟

چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب علی الاعلان اٹھوال ضلع گورداسپور اور ضلع سرگودھا میں دوبارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار چکے ہیں۔ اور ہزار روپیہ نقد کی تحصیل انعام میں لینے سے آپ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے رفقاء انکار کر چکے ہیں۔ اسلئے امید پڑتی ہے۔ کہ مولوی صاحب خدا کا خوف کرکے اپنی وفات سے پہلے وفات عیسےؑ کا اقرار اور اعلان اپنی اخبار میں بھی شائع کردیں گے۔ اگر وہ اب بھی ایسا اعلان اخبار میں شائع نہیں کرتے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مولوی صاحب موصوف کا عقیدہ اندر باطن اور ہے۔ اور ظاہر میں دوسرا عقیدہ مشہور کرتے کراتے ہیں۔ اور خدا سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ عوام کالانعام سے خوف کھاتے ہیں۔ تاکہ ان کی کساد بازاری میں مزید فرق نہ آئے۔

۲۱۴ دو صد روپیہ انعام نقد

اگر مولوی صاحب وفات عیسیٰؑ کے عقیدہ کو اپنی اخبار میں اسی طرح شائع کر دیں۔ جیسے کہ میں نے اور سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدرآباد دکن نے اشتہار بنام "صداقت اسلام ۷۳ فرقوں میں سے صداقت احمدیت پر ہی موقوف ہے" میں شائع کیا ہے۔ تو میں واللہ باللہ ثم تاللہ مولوی صاحب کی خدمت میں دوصد روپیہ انعام حاضر کردوں گا۔ انشاءاللہ۔ اگر کوئی دوسرا صاحب اس امر پر مولوی صاحب کو تیار کریگا۔ اسے بھی چودہ روپیہ انکی محنت کشی پر بطور معاوضہ ادا کردوں گا۔

خاکسار عبدالرحمٰن۔ بی۔ اے (مہر سنگھ)

دارالفضل قادیان ۲۹/۱/۴

تذکرۃ المہدی

(۱)

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مسجد محلہ دارالرحمت میں ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا۔ میں نے مناسب خیال کیا۔ کہ جو حظ ہم اہل محلہ نے پیارے مسیح کے ذکر سے حاصل کیا۔ اس سے حصہ قارئین فاروق کو بھی دیا جائے۔ چنانچہ ذیل میں اپنے الفاظ میں تقریر کا خلاصہ لکھ کر پیش کرتا ہوں۔ منظور احمد خاں ثاقب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت۔

فرمایا:۔ کنز العمال میں ایک حدیث لکھی ہے۔ کہ امام مہدی جب تشریف لائیں گے تو آپ کے ماننے والوں کی مجالس میں امام مہدی کا ذکر بکثرت ہوا کرے گا۔ کیونکہ مذاہب عالم کے لوگ بوجہ مخالفت ان پر اعتراض کریں گے۔ اسلئے ان کے ازالہ کے لئے امام مہدی کے صحابہ کی مجالس میں اکثر مہدی علیہ السلام کا ذکر کیا جائے گا۔ اسلئے آج اس طرح کی مجالس سے اس پیشگوئی کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خداتعالےٰ نے اپنی وحی میں سلطان القلم کا لقب بھی دیا ہے۔ نیز قرآن میں اس کا اشارۃً ذکر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اقراء وربک الاکرم الذی علّم بالقلم میں اقراء کا تعلق زیادہ تر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کی بعثت اولیٰ سے ہے۔ اور الذی بالقلم کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ۔ یعنی آنحضرتؐ کی بعثت ثانی سے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو اعجاز دیا گیا ہے۔ وہ سلطان القلم کا ہے۔ اور اس میں پیشگوئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو قلمی میدان میں اعجاز علمی حاصل ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے بہت کثرت سے ایسی کتب تحریر فرمائی ہیں۔ جو الہامی ہیں۔ بلکہ بعض کتب میں ایک ایک فقرہ پر بیس بیس ہزار تک انعام رکھ دیا ہے۔ جیسے کہ کتاب البریہ میں آپ کی طرف سے اعلان موجود ہے۔ ذکر حبیب بھی اسی مہدی والے ذکر کی حدیث کے ماتحت ہے۔ اور پیشگوئیاں خود خدا کی طرف سے ذکر حبیب کے مضمون میں ہیں۔ جیسے چاند۔ سورج کا خسوف کسوف اور دُمدار ستارے کا طلوع ہونا۔ طاعون کا آنا۔ جنگوں کا آنا۔ نیز اس بات کا بھی ذکر آیا ہے۔ کہ اوپر سے تیر خون آلودہ ہو کر گریں گے۔ یہ ہوائی جنگ کی طرف اشارہ ہے۔ جو اب کی جنگ میں ظہور میں آرہا ہے۔ خدا کا رسول مہدی اور مسیح دنیا کے سامنے لا الٰہ الا اللہ عملاً پیش کرتا ہے۔ اور لوگوں سے خدا کی ہستی منواتا ہے۔ انہی معنوں میں الہام انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی ہے۔ اور خدا دنیا کے سامنے اپنے رسول کو پیش کرتا ہے۔ اور دنیا میں اسکی صداقت نشان دکھا کر اسے صادق ثابت کرتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص غوث نامی آیا۔ آپ نے نام پوچھا۔ تو کہا۔ کہ میرا نام غلام غوث ہے۔ حضور نے فرمایا۔ غلام غوث کیا اسلام تو انسان کو خود غوث بنانے آیا

ہے۔ آنحضرت صلعم کی حدیث میں آتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ میں نے دیکھا۔ کہ دو بارشیں ہوئی ہیں۔ نہیں معلوم پہلی بڑی ہے یا دوسری۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوسری بڑی ہے۔ جیسے سورہ جمعہ میں فرمایا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا۔ کہ آنحضرتؐ کی بعثت اولیٰ میں اسلام ہلال کی مانند تھا۔ اور آپ کی اس بعثت ثانی میں اسلام چودہویں کے چاند کی مانند ہے پھر اس لئے بھی کہ بعثت اولیٰ تکمیل ہدایت کے معنوں میں تھی۔ اور بعثت ثانی تکمیل اشاعتِ ہدایت کے معنوں میں۔ نبی کریم صلعم کی دو بعثتیں ہیں۔ ایک تکمیل ہدایت کے لئے اور دوسری تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔ حضور کی بعثت اولیٰ میں تکمیل ہدایت ہوئی۔ اور اس بعثت ثانی میں یعنی بعثتِ مہدویت میں تکمیل اشاعت ہوئی۔ جیسا کہ خداتعالےٰ نے سورہ صف میں فرمایا ہے۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون جو تکمیل اشاعت کی طرف اشارہ ہے۔ اور صحفا مطھرۃ فیھا کتب قیمۃ میں تکمیل ہدایت کی طرف۔

حضرت محی الدین صاحب ابن عربی اپنی تفسیر سورہ سجدہ میں فرماتے ہیں۔ کہ چھ دن میں خدا نے زمین و آسمان پیدا کیا۔ ثم استویٰ علی العرش سے ساتواں روز جمعہ بنتا ہے۔ یعنی چھ دن میں تمام سامان تیار رہا۔ اور جمعہ کے دن کا استوئی علی العرش قرار پایا۔ اور عرش سے مراد ارشاد قلب المومنین عرش اللہ کی رو سے نبی کریمؐ کا دل ہے۔ اور نبی کریم صلعم کا ظہور صبح کو ہوا ہے۔ اور مہدی علیہ السلام کا ظہور دوپہر کو۔ اس میں ایک نکتہ ہے۔ جو کہ مفسر نے بیان نہیں کیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش صبح سے مراد تکمیل ہدایت ہے۔ اور مہدی کی دوپہر کے وقتِ ظہور سے مراد تکمیل اشاعت کا زمانہ ہے۔ (باقی آئندہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں
ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب کا شکریہ کا خط

پچھلے دنوں ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب گورداسپور تشریف لائے۔ تو جنگی اغراض کے لئے ضلع گورداسپور کی طرف سے ڈپٹی صاحب گورداسپور نے ۷۰ ہزار کی رقم ان کی خدمت میں پیش کی۔ جس میں سے سب سے بڑی رقم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ حضور نے پانچ سو روپیہ اپنی طرف سے اور ایک ہزار جماعت احمدیہ کی طرف سے عطا کیا تھا۔ اس کے متعلق ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی طرف سے حضور کی خدمت میں شکریہ کی جو چٹھی موصول ہوئی۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

بخدمت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ

امام جماعت احمدیہ قادیان

ڈیر مرزا صاحب

میرے گذشتہ دورہ گورداسپور کے موقعہ پر آپ نے جنگ کے امدادی فنڈ میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت کی طرف سے جو معقول رقم دی تھی۔ اس کے متعلق میں یہ خط اسلئے لکھ رہا ہوں۔ کہ آپ اس مدد کے لئے میرے تشکرانہ جذبات جماعت تک پہنچا دیں۔ ایچ۔ ڈی کریک۔ گورنر پنجاب۔

مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال بیسویں مجلس مشاورت ایسٹر کی تعطیلات میں ۲۲-۲۳-۲۴ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء کو منعقد ہوگی عہدداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کرکے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں (۱) نمائندگان جماعت میں با اثر اور صاحب رائے ہوں (۲) طالب علم نمائندہ نہیں ہوسکتا۔ (۳) نمائندگان اسلامی شعار (ڈاڑھی) رکھتے ہوں۔ (۴) جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عاید ہو سکتا ہو۔ ۲۱ یا اس سے زاید ہوں۔ وہاں نمائندہ صرف ایسا شخص ہی مقرر کیا جاسکتا ہے۔ جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور جس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو (اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری خلیفۃ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ کی مختصر خبریں

— نرخوں کے کنٹرول کے متعلق مرکزی گورنمنٹ نیا شعبہ کھولے گی۔

— روس اور فن لینڈ کی جنگ میں جرمنی غیر جانبدار رہے گا۔

— جاپان میں ایک گاڑی کو حادثہ میں آگ لگ جانے سے ۱۷۶ اشخاص زندہ جل گئے۔

— فسادات سکھر کے سلسلہ میں ۹۷۷ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

— جنگ کے پہلے چار مہینوں میں برطانیہ کو سات لاکھ پونڈ اور جرمنی کو پندرہ لاکھ پونڈ کا نقصان اٹھانا پڑا۔

— فرانس کے سرکردہ حلقوں کی رائے میں ہٹلر سے سمجھوتہ ناممکن ہے۔

— فن لینڈ کے طول و عرض میں روس نے تین ہزار بم گرائے۔

— جھیل کیا تنا جاروی پر روسیوں اور فنوں کی لڑائی میں پندرہ ہزار روسی تباہ ہو گئے۔

— جرمن پولینڈ میں اٹھارہ ہزار پولش لیڈر ہلاک کر دیئے گئے۔ ایک لاکھ پولوں کو نکال دیا گیا۔

— روسی پولینڈ سے ۵ ہزار پول جلاوطن کر دیئے گئے ہیں۔

— روس میں جرمن تاجر گرفتار کئے جا رہے ہیں۔

— ہندو مسلم فساد رنگون میں ایک درجن اموات اور چھ سو گرفتاریاں ہوئیں۔

— ہندوستان میں بھی سامانِ جنگ تیار ہوگا۔

— مشرقی فن لینڈ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

— جاپان اور روس میں سمجھوتہ کی گفت و شنید کامیاب نہ ہو سکی۔

— فن لینڈ پر حملہ کرنے والے دو لاکھ روسی سپاہی ہلاک ہو گئے ہیں۔

— قبائلی ڈاکوؤں نے گورہ تھانہ پر حملہ کیا۔ اور نارنگ سرائے کو لوٹ لیا۔ اور ۵ ہندوؤں کو گولی کا نشانہ بنا ڈالا۔

— پنجاب گورنمنٹ مہابیر دل و دیگر فرقہ وارانہ والنٹیئر آرگنائزیشنوں کے خلاف کارروائی کرنے پر غور کر رہی ہے۔

— فن لینڈ کے ایک شہر پر ۳۵ بار بمباری کی گئی۔

وصیتیں

۵۴۶۶۔ منکہ احمد نواز خاں ولد سردار حق نواز خاں صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{39}$۔۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میری آمد اس وقت پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کا $\frac{1}{10}$ حصہ تا زندگی دیتا رہوں گا۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وارث ہوگی۔

العبد:۔ احمد نواز خاں حال وارد کلکتہ۔

گواہ شد:۔ محمد سلیم عفی عنہ خادم سلسلہ احمدیہ

گواہ شد:۔ مرزا ظفر احمد۔

۵۴۳۰۔ منکہ صفیہ بیگم زوجہ چودھری محمد عبد اللہ مہار قوم جٹ مہار عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن پوہلا مہاراں ڈاکخانہ چندر کے جٹاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{39}$۔۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱) میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا کوئی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری اس وقت جائیداد بصورت حق مہر -/۵۰۰ روپیہ اور زیور قیمتی -/۵۰۰ جو بذمہ خاوند (چودھری محمد عبد اللہ صاحب مہار) واجب الادا ہے۔ مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ یعنی مبلغ -/۱۰۰ روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں انشاء اللہ یہ رقم اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ لیکن اگر کسی وجہ سے یہ رقم یا اس کا کوئی حصہ میری زندگی میں ادا نہ ہو۔ تو اس کی ادائیگی کا ذمہ وار میرا خاوند چودھری محمد عبد اللہ مہار ہوگا۔ العبد:۔ صفیہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ چودھری محمد عبد اللہ مہار بی اے خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد اسرائیل احمد اکونٹس کلرک الیکٹریکل ڈویژن سی۔ پی ڈبلیو۔ ڈی۔ نئی دہلی۔

۵۳۹۰۔ منکہ نواب بی بی زوجہ چودھری شاہ محمد صاحب قوم راجپوت بھلر عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت یکم جنوری ۱۹۱۹ء ساکن موضع اورا ڈاکخانہ چھاؤنی سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{39}$۔۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک راس بھینس قیمتی یک صد روپیہ اور زیور نقرہ و طلائی قیمتی یک صد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند دو صد روپیہ جملہ رقم مبلغ چار صد روپیہ ہوتی ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں یہ چالیس روپیہ کی رقم باقساط دس روپیہ سالانہ ادا کروں گی انشاء اللہ۔ اگر میں ادا نہ کر سکوں۔ تو میرے ورثاء جو کہ بفضلہ تعالے مبایع احمدی ہیں۔ وہ ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے مورخہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹ مارچ ۳۹ء۔ بقلم خود کریم بخش سیکرٹری جماعت احمدیہ اورا بھاگو بھٹی مکرر آنکہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ نواب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ شاہ محمد ولد راجا بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد گہنا ولد راجا نشان انگوٹھا۔

۵۴۷۴۔ منکہ غلام حسین ولد نور دین صاحب قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیال گڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{39}$۔۲۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری حسب ذیل جائیداد موجود ہے۔ اراضی چاہی ایک گھماؤں یعنی ۸ کنال ابھی یہ زمین مشترکہ ہے۔ ہم تین بھائی اس کے مالک ہیں۔ میرا اس میں تیسرا حصہ ہے۔ اس وقت موجودہ قیمت مبلغ دو سو روپیہ ہے۔ یہ اراضی موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان خام رہائشی قیمتاً ۶۳ روپے واقع موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ہے۔ اس کے میں نویں حصہ کا مالک ہوں۔ اس طرح میری موجودہ جائیداد کی کل قیمت مبلغ ۲۰۷ (۲۰۷) روپے ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{1}{9}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں صدق دل سے یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر مجھے اس جائیداد کے علاوہ کوئی آمد ہوئی۔ تو اس کا بھی $\frac{1}{9}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ اگر میں حصہ جائیداد کا کچھ حصہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا کر رسید حاصل کروں۔ تو میری وفات پر میرے حصہ جائیداد میں سے وہ رقم منہا کر دی جائے گی۔ والسلام الراقم محمد صدیق احمدی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا غلام حسین ساکن ہرسیاں۔ گواہ شد عبد الرحمٰن بقلم خود۔ گواہ شد:۔ بدر الدین ساکن ہرسیاں۔

عراق کے وزیر خزانہ کی وفات پر
جماعت احمدیہ کی طرف سے
شاہ عراق کو تعزیت کا تار

سید رستم حیدر صاحب وزیر خزانہ حکومت عراق کی وفات پر جناب ناظر صاحب امور خارجہ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہز میجسٹی شاہ عراق کی خدمت میں حسب ذیل تعزیتی تار ارسال کیا تھا:۔

"سید رستم حیدر صاحب وزیر خزانہ کی وفات پر ہمیں سخت صدمہ ہوا ہے۔ اور ہم ہز میجسٹی اور وزیر صاحب موصوف کے اقرباء سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ قادیان"

ہز میجسٹی کی طرف سے جواب

ہز میجسٹی شاہ عراق کی جانب سے اس تار کا حسب ذیل جواب موصول ہوا ہے:۔ ہز ہائی نس دی ریجنٹ آپ کی طرف